جلد ۲۳ | مورخہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق یکم جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ جون۔ کل ساڑھے چھ بجے صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر پالم پور تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ آج بذریعہ تار اطلاع موصول ہوگئی ہے۔ کہ حضور مع خدام بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کو منٹگمری بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

نظارت تعلیم و تربیت نے مولوی قمر الدین صاحب کو اٹھوال ضلع گورداسپور میں جماعت احمدیہ کی تربیت کے لئے بھیجا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں

فرمایا:۔ ہر ایک سبب کا انتہا آخر کار ہمارے خدا تک ہی ہے۔ اور تھوڑی دور تک چل کر اسباب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور صرف امر خالص کا مرتبہ رہ جاتا ہے۔ کہ جسے کسی طرح ہم سبب کی طرف منسوب نہیں کر سکتے۔ اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اور اسباب بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ اسباب تو صرف چند قدموں تک ساتھ دیتا ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کی غیر مدرک اور غیر مرئی خالص قدرت ہوتی ہے یہ ایک ایسا پوشیدہ خزانہ ہے۔ کہ جس کی حد اور انتہا ہی نہیں ہے۔ اور ایسا دریا ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ اور ایک ایسا دشت ہے کہ جو طے ہونے میں نہیں آتا۔ یہ کہنا کہ قدرت خالص اللہ تعالیٰ کی بیکار ہو جاتی ہے۔ اور صرف اسباب رہ جاتے ہیں۔ بڑی بے اتفاقی ہے۔ کیا تم کو اس بات کا علم نہیں ہے۔ کہ خدا نے آدمؑ اور عیسےٰؑ کو کیسے پیدا کیا تھا۔ اور موسیٰؑ کے لئے کس طرح دریا کو شگاف کیا۔ کہ جس سے موسیٰؑ تو دریا سے سلامت گزر گئے۔ اور فرعون غرق ہو گیا۔ اب تم ہی جواب دو کہ وہ کونسی کشتی تھی۔ جس پر بیٹھ کر موسےٰؑ دریا سے گزرے خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو قرآن کریم میں بے فائدہ نہیں ذکر کیا ہے۔ بلکہ اس میں بڑے بڑے معارف اور حقائق ہیں۔ تاکہ تم کو اس بات کا علم ہو۔ کہ اس پاک ذات اللہ تعالیٰ کی قدرت اسباب میں مقید نہیں ہے۔ اور تمہارے ایمان ترقی کریں۔ آنکھیں کھلیں اور شکوک و شبہات رفع ہوں۔ اور تم کو یہ شناخت حاصل ہو۔ کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ کہ اس پر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہیں ہے۔ اس کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ جو شخص اس کی قدرت سے منکر ہو کر اسباب کے احاطہ میں اسے مقید کرتا ہے۔ تو گویا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم اعلان

پیغامِ امام

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اپنے ایک خطبہ میں اعلان کر چکا ہوں۔ کہ چند اشتہارات موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عنقریب شائع کئے جائیں گے۔ احباب کو ان کی اشاعت خاص توجہ سے کرنی چاہیئے۔ پوسٹر عمدہ جگہوں پر لگانے چاہئیں۔ اور چھوٹے اشتہار عقل اور سمجھ سے تقسیم کرنے چاہئیں۔ چونکہ جلد یہ سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔ میں پھر اس اعلان کے ذریعہ سے جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ فوراً مندرجہ ذیل امور کے متعلق انتظام کریں۔

۱۔ وہ جلد دفتر تحریک جدید میں اطلاع دیں کہ انہیں کس کس قدر پوسٹروں اور اشتہاروں کی ضرورت ہوگی۔

۲۔ ان کی جماعت یا اگر فرد ہے تو وہ فرد کس قدر رقم کے اشتہار قیمت پر منگوانا چاہتا ہے (اشتہار صرف لاگت پر ملیں گے۔ کوئی نفع محکمہ ان سے نہیں لے گا) ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ضرورت زیادہ ہو اور جماعت پورے خرچ کی متحمل نہ ہو سکے۔ تو کچھ حصہ قیمت پر اور کچھ مفت ارسال کیا جائے۔

۳۔ بنگال۔ سندھ۔ اور صوبہ سرحدی کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ بنگالی سندھی اور پشتو میں ان اشتہاروں کے تراجم شائع کرنے کی کوشش کریں۔ اس میں ایک معقول حد تک دفتر تحریک جدید ان کی امداد کرے گا۔ مگر فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہونا چاہیئے۔

۴۔ ہر جماعت یا فرد ان اشتہاروں کے چسپاں کرنے اور تقسیم کرنے کا انتظام فوراً کر چھوڑے۔

۵۔ ہر جماعت یا فرد کو اس امر کا انتظام رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر اشتہار ایسے ہاتھ میں جائے۔ جہاں اس کا فائدہ ہو۔ اور اچھی جگہ پر پوسٹر چسپاں ہوں۔ سارے پوسٹر ایک دن نہ لگائے جائیں۔ کیونکہ بعض شریر دشمن انہیں پھاڑ دیتے ہیں۔ بلکہ دو تین دن میں لگیں۔ تاکہ سب لوگ پڑھ سکیں۔

۶۔ اشتہاروں کی اشاعت کے بعد جماعت کے افراد ان کے اثر کا اندازہ لگاتے رہا کریں اور مرکز کو اس کی اطلاع دیتے رہا کریں۔ تاکہ آئندہ اشتہاروں میں اس تجربہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

۷۔ سب اطلاعات میرے نام یا سکرٹری دفتر تحریک جدید کے نام ہوں۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ)

ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی آمد

فتنہ وفساد پیدا کرنے کیلئے احراریوں کی ایک نئی شرارت

قادیان ۳۰ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور معہ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس جماعت احمدیہ کی عیدگاہ کا موقعہ دیکھنے کے لئے آئے جماعت احمدیہ میں سے کسی کو ان کے آنے کی نہ اطلاع تھی۔ اور نہ انہوں نے اطلاع کرائی۔ وہ آریہ ہائی سکول میں ٹھیرے اور سنا گیا ہے۔ کہ وہیں انہوں نے آریوں کے علاوہ فریقِ مخالف کو بھی ملاقات کا شرف بخشا۔ اور موقعہ دیکھ کر واپس چلے گئے۔ یہ صبح کا واقعہ ہے اسی دن بعد دوپہر احراریوں نے یہ عجیب وغریب ڈھنڈورا پٹوایا۔ کہ چونکہ ان کی مسجد تنگ ہے اور گرمی کا موسم ہے اس لئے مغرب کی نماز کھلے میدان میں پڑھنے کے لئے لوگ ریتی چھلہ میں جمع ہو جائیں اس پر ۳۰۔۴۰ احراری شاملات دیہہ کے ایک قطعہ میں جمع ہو گئے۔ پولیس بھی اسی موقعہ پر پہنچ گئی جو ان کی نماز ختم ہونے تک وہیں رہی

جناب بابو اعجاز حسین صاحب کا افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ بابو اعجاز حسین صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ دہلی ۲۷ جون کی صبح کو ٹرام کے حادثہ سے مضروب ہونے کی وجہ سے اسی دن شام کے وقت ہسپتال میں فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۲۹ جون بذریعہ لاری ان کا جنازہ قادیان لایا گیا۔ نماز جنازہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھائی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے ہمیں مرحوم کے خاندان سے اس دردناک حادثہ میں دلی ہمدردی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور پسماندگان کا خود کفیل ہو۔

مبلغین کلاس میں داخلہ

جو طلباء مولوی فاضل امتحان پاس کرنے کے بعد مبلغین کلاس میں داخل ہونا چاہتے ہوں۔ وہ ۵ جولائی سے قبل اپنی درخواستیں دفتر جامعہ احمدیہ قادیان میں بھجوا دیں۔ تاکہ ان کا انتخاب جلدی سے کیا جا سکے۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

خدا تعالےٰ کے قہری نشانات مخالفین کے متعلق عداتِ خام

پشاور کی ہولناک آتش زدگی کے متعلق مضحکہ خیز الزام

مغالطہ دہی کی کوشش

خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کے مامور ومرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو یہ فرمایا تھا۔ کہ بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا۔ دُنیا عجیب وغریب رنگ میں اس کی صداقت کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ وُہ لوگ جنہیں خدا تعالےٰ نے سعادت اور رشد سے حصّہ بخشا ہے۔ اور جن کے قلوب میں اپنی خشیت کا جذبہ رکھا ہے۔ وُہ تو خدا تعالےٰ کے زور آور حملوں کا اعتراف کر کے اپنی روحانی اصلاح و ترقی کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ لیکن وُہ جو ازلی شقاوت اور بدبختی کے مورد بن چکے ہیں۔ وُہ بھی یہ ماننے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ ان پر پے در پے حوادثاتِ زمانہ لبطور عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ اور وُہ ایسے حوادثات ہیں۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کی جماعت کے حق پر قائم ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس قسم کے ہر غیر معمولی حادثہ کے رونما ہونے پر انہیں اس بات کی فکر پڑ جاتی ہے۔ کہ عوام کو احمدیت کی طرف متوجہ ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر غور کرنے سے باز رکھنے کے لئے کوئی نہ کوئی حیلہ تراشا جائے۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں مغالطہ دیا جائے۔

چونکہ ان ناراستی کے بندوں اور ظلمت کے دلدادوں کی طرف سے خدا تعالےٰ کے ایسے عظیم الشان نشان پر جو دُنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے دکھایا جاتا ہے۔ پردہ ڈالنے کی کوشش ہوتی ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ انہیں نہ صرف اپنے مقصد میں ناکام رکھتا ہے۔ بلکہ ان کی عذر تراشی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت بن جاتی ہے۔

امان اللہ خان کی بربادی کا نشان

ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ امان اللہ خان سابق والئے کابل کے تاج وتخت کی عبرتناک بربادی کو احراریوں کے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے اس لئے احمدیوں کی کوششوں کا نتیجہ بتایا تھا۔ کہ امان اللہ خان چند ایک بے گناہ احمدیوں کو سنگسار کرا کر اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے غضب کا مستحق بنا چکا تھا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں خدا تعالےٰ کا غضب اس پر ایسا بھڑکا۔ کہ دُنیا دنگ رہ گئی تھی۔ اور حق پسند انسانوں کو تسلیم کرنا پڑا تھا۔ کہ یہ ان احمدیوں کے خونِ ناحق کی پاداش ہے۔ جنہیں سرزمین کابل میں امان اللہ خان نے پتھروں کے ذریعہ جامِ شہادت پلایا تھا چونکہ یہ بات بالکل واضح تھی۔ اس لئے اس پر پردہ ڈالنے کے لئے کہا گیا۔ کہ یہ سب کچھ احمدیوں نے کرایا۔ اور اس طرح ایک احمدی کے مقابلہ میں دس ہزار پٹھانوں کو قتل کرا دیا۔

اگرچہ اس مغالطہ دہی کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا تھا۔ اور نہ جماعت احمدیہ انتہا درجہ کی مظلوم ہونے کے باوجود اس رنگ میں انتقام لینا قرین مصلحت سمجھتی ہے۔ تاہم جو لوگ احمدیوں پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ امان اللہ خان کی حکومت وسلطنت کی خاک احمدیوں کی ظاہری کوششوں نے ہی اڑائی۔ انہیں یہ بھی ماننا چاہیئے۔ کہ اس بے کسی اور بے بسی کی حالت میں خدا تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے بعض ایسے افراد کو جن کا کوئی نام ونشان بھی نہیں جانتا۔ اتنی طاقت اور عقل بخشی۔ کہ وُہ ایک ظالم اور جابر حکمران کا تختہ الٹنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر خدا تعالےٰ کے یہ ارشاد شاہد بن گیا۔ کہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔

کوئٹہ کا ہیبت ناک زلزلہ

حال میں کوئٹہ کے زلزلہ کی صورت میں جب خدا تعالےٰ نے اپنا قہری جلوہ دکھایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے عین مطابق واقعات رونما ہوئے۔ اور ان کی حرف بحرف تصدیق ہو گئی۔ تو احراریوں کے نفس ناطقہ "احسان" کو اس نشان سے لوگوں کو غافل رکھنے کے لئے سوائے اس کے کوئی صورت نظر نہ آئی۔ کہ لکھ دے۔

"ان پیشگوئیوں کی حقیقت جو مرزائی لوگ لئے پھرتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے از منہ گزشتہ کے مرسلین یزدانی اور صلحائے ربانی کے اقوال سے بعض باتیں لے کر انہیں اپنانے اور اپنے حال پر منطبق کر کے دکھانے کی کوشش کی"۔

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے پُورے ہونے سے انکار کی چونکہ کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ اس لئے یہ کہدیا گیا۔ کہ وُہ گزشتہ مرسلین اور صلحا کے اقوال سے لی گئی ہیں۔ مگر اتنا نہ سوچا کہ گزشتہ مرسلین یزدانی اور صلحائے ربانی کے اقوال میں آنے والی باتیں لبطور پیشگوئی بیان کر کے ان کے لئے زمانہ کی تعیین کر دینا اور انہیں اپنی صداقت کے نشان کے طور پر قبل از وقت پیش کرنا معمولی بات نہیں۔ یہ بھی خدا کے مامور اور مرسل کا ہی کام ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرما چکا ہے عٰلم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احدا۔ الا من ارتضٰی من رسول۔

پشاور کی ہولناک آتش زدگی

اسی سلسلہ میں "احسان" نے اب ایک اور مضحکہ خیز حرکت یہ کی ہے۔ کہ حال میں پشاور میں جو خدا تعالےٰ کے غضب کی آگ بھڑکی اور جس نے احمدیت کے سرکردہ دشمنوں اور مخالفوں کے گڑھ کو تباہ وبرباد کر دیا۔ اس کے متعلق پہلے تو بہ پیرایۂ شک لکھا۔ کہ "ہو سکتا ہے۔ آگ لگانے والے خود قادیانی ہوں۔ اور ان کا مقصد دُنیا پر یہ ظاہر کرنا ہو۔ کہ جس سرزمین میں قاضی محمد یوسف پر حملہ کیا گیا۔ وہاں خداوند قہار کا جلال آگ کے شعلوں کی صورت میں نازل ہوا۔ اور مرزائیت کے مخالفین تباہ وبرباد کر دیئے گئے"۔ لیکن پھر یقین کے درجہ پر پہونچ کر اعلان کر دیا کہ "آگ جو آسمان سے نازل نہیں ہوئی تھی۔ خود مرزائیوں نے اس جذبہ عداوت کے باعث لگائی۔ جو ان کے دلوں میں منڈی بیری کے خلافتیوں اور وہابیوں کے خلاف جاگزین ہو چکا تھا۔ اور اس آگ لگانے کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ کہ لوگوں کو میرزائیت کی صداقت سے مرعوب کیا جائے"۔

پھر اسی پر بس نہیں کی۔ سراغرسانی میں کمال دکھاتے ہوئے لکھا ہے۔ "اگر صوبۂ سرحد کی پولیس اس آتشزدگی کے حقیقی مجرموں کی تحقیقات کرنا چاہے۔ تو اسے مرزائیوں کے متذکرہ صدر اعترافات میں بہت کچھ نظر آسکتا ہے جس پر وہ اپنی تفتیش کی بنیادیں رکھ سکتے ہیں"۔

حکومت سرحد کو کچھ اور نظر آئے یا نہ آئے البتہ "مدیر وسردبیر احسان" کی جہالت اور نادانی کھلی کھلی نظر آسکتی ہے۔ اور جب دیکھا جائے۔ کہ یہ وُہی مدیر صاحب ہیں۔ جو اس سے پہلے بھی احمدیت کی عداوت میں اندھے ہو کر نہایت ہی مضحکہ خیز جہالت کے مظاہرے کر چکے ہیں۔ (جیسا کہ انہوں نے آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے کی کونسل میں تقرر کے موقعہ پر لکھا تھا۔ کہ یہ تقرر عارضی طور پر تھوڑے عرصہ کے لئے کیا گیا ہے۔ اور اسے اپنے مخالفانہ شور وشر کا نتیجہ قرار دیا تھا)۔ تو کوئی حیرت نہیں رہتی۔

پشاور کی آتش زدگی کے متعلق مدیر "احسان" کو الزام تراشی کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ اس حادثہ نے احمدیت کے بعض حد سے بڑھے ہوئے دشمنوں اور اشد مخالفوں کو اپنے حلقۂ اثر میں لے لیا۔ اور یہ بات ایسی صاف اور واضح طور پر نمایاں ہو گئی۔ کہ اس سے انکار کی قطعاً کسی کے لئے گنجائش نہیں۔ اس وجہ سے کہدیا گیا۔ کہ یہ آگ خود احمدیوں نے لگائی۔ مگر یہاں بھی جہالت نے سردبیر صاحب کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور وُہ عقل وسمجھ کو بالائے طاق رکھ کر احمدیوں پر الزام لگانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔

خلاف عقل و سمجھ الزام

اگر ظاہری اور قیاسی امور پر ہی اس حادثہ کی بنیاد رکھی جائے۔ تو غور کیجئے۔ ایک ایسے علاقہ میں جہاں احمدیوں کے سخت مخالف بستے ہوں۔ جہاں ان کے خون کے پیاسے رہتے ہوں۔ وہاں کیا یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی احمدی دوپہر کے وقت ڈیڑھ دو بجے کے درمیان آگ لگانے کے لئے جائے۔ اور پھر اُسے آگ لگاتے ہوئے کوئی ایک آدمی بھی نہ دیکھ سکے ؎

(۲) پھر ایک طرف تو وُہ ہزارہا انسانوں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر دوپہر کو آگ لگا دے۔ اور دُوسری طرف آگ سے کہدے کہ اس سُرعت سے پھیل جا۔ کہ ایک وسیع رقبہ کو تباہ کئے بغیر کوئی بجھا نہ سکے۔ اور ساتھ ہی اس زور کی ہوا چلا دے۔ کہ وہ آن کی آن میں آگ کو دور دور تک پھیلا دے۔ کیا یہ باتیں کسی انسان کی طاقت میں ہیں۔ ہرگز نہیں

(۳) اس علاقہ میں ایک احمدی کا مکان بھی تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اسے آگ کی زد سے بچالیا۔ کیا کسی احمدی نے آگ سے یہ بھی کہہ دیا۔ کہ احمدی کے مکان کے قریب نہ جانا ؎

(۴) پھر ایک ایسا مکان جس کے ارد گرد کے مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ اور جس میں ایک مصیبت کے موقعہ پر جو اسی علاقہ کے لوگوں نے احمدیوں کے لئے پیدا کی تھی۔ ایک دردمند انسان مفتی عبدالودود صاحب نے باوجود احمدی نہ ہونے کے احمدیوں کو تھوڑی دیر سر چھپانے کا موقعہ دیا تھا۔ اس کے اس حصہ کو محفوظ رکھنے کا آگ کو حکم دے دیا گیا تھا۔ جس کی اس نے پوری طرح تعمیل کی۔

اگر یہ اور اسی قسم کی دُوسری باتیں کسی انسانی طاقت میں نہیں۔ بلکہ خدائے قہار کے دستِ قدرت میں ہی ہیں۔ تو پھر احمدیوں پر آگ لگانے کا جھوٹا الزام لگا کر اس قہری نشان کی شان کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ احمدیت کی صداقت اور معاندین کی تباہی کا یہ اتنا بڑا نشان ہویدا ہوا ہے۔ کہ مخالفین کو اس کے مقابلہ میں آئے بہانے بنانے کی ضرورت لاحق ہو گئی ہے ؎

احمدیوں پر مظالم آگ ہے

پس یہ تو بالکل غلط ہے۔ اور عقل اسے دھکے دے دے کر پرے پھینک رہی ہے۔ کہ یہ آگ کسی احمدی کے ہاتھوں لگی۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ احمدیوں کی آہیں جو انتہاء درجہ کی مظلومیت۔ اور بے کسی کی حالت میں ان کے مونہہ سے نکلیں۔ اور عرش پر پہنچیں۔ وہ وہاں سے برق بن کر ان لوگوں کے خرمن سکون و قرار پر گریں۔ جو اپنی کثرت اپنی طاقت اور اپنی دولت کے بل بوتے پر احمدیوں پر امن و چین حرام کئے ہوئے تھے۔ اور اس طرح ظلم و ستم کی اس آگ نے جو جماعت احمدیہ کے خلاف پشاور میں عرصہ سے بھڑکائی جا رہی تھی اور جو اس حد تک پہنچ چکی تھی۔ کہ قتل و خونریزی تک کی کوشش کی گئی۔ ظاہری شکل اختیار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بشارت کا جلوہ دکھایا۔ کہ "آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"۔ اور ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ لوگوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے کہتے ہیں۔ ان کو خدا کے غضب اور قہر سے بچانے کے لئے کہتے ہیں کہ احمدیت کی مخالفت اور احمدیوں پر مظالم نہایت ہی خطرناک آگ ہے۔ اس سے مت کھیلو۔ دل کی خشیت اور آنکھ کے پانی سے اُسے بجھاؤ۔ خدا تعالےٰ کی طرف جھکو۔ اور اس کی مخلوق سے محبت اور شفقت کا سلوک کرو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور ہیبت ناک اور تباہ کن حادثات کی بجائے خدا کے فضلوں کی بارش تم پر ہو ؎

امداد مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کی گیارھویں فہرست

ذیل کی فہرست درج کرتے ہوئے اس بات کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض جماعتوں کی طرف سے دو بارہ بلکہ سہ بارہ رقوم موصول ہوئی ہیں۔

نام	رقم
میزان سابقہ	۲۵۴۱-۷-۰
صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ قادیان	۵-۰-۰
والدہ مرزا رشید احمد صاحب "	۵-۰-۰
بیوہ نادر شاہ صاحب "	۱-۱-۰
برکت بیوہ مرزا محمد بیگ صاحب "	۱-۰-۰
عزت بی بی صاحبہ "	۱-۰-۰
عملہ دفتر تالیف و تصنیف "	۵-۴-۰
" مقبرہ بہشتی "	۱-۱۲-۰
" دعوۃ و تبلیغ "	۲۴-۱۲-۰
" ناظر اعلےٰ "	۲۹-۱۰-۰
" ریویو انگریزی "	۶-۸-۰
" دفتر امور عامہ "	۳-۰-۰
محمد یحییٰ خانصاحب "	۱-۰-۰
امۃ الرشید صاحبہ دختر مرزا محمد شفیع صاحب	۱-۰-۰
محمد خورشید صاحب دھرمکوٹ رندھاوا	۳-۱۰-۰
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ	۱-۰-۰
اہلیہ " " "	۱-۰-۰
عملہ دفتر تعلیم و تربیت قادیان	۴۵-۸-۰
" تعلیم الاسلام ہائی سکول "	۱۱-۴-۰
مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب	۵-۰-۰
جماعت جموں معرفت محمد یوسف صاحب	۹-۱۵-۰
جماعت احمدیہ لنڈی کوتل	۳-۰-۰
جماعت احمدیہ پٹیالہ	۹-۸-۶
" " وزیر آباد	۸-۲-۰
جماعت احمدیہ خوشاب معرفت غلام رسول صاحب	۵-۰-۰
" " شاہجہانپور	۴-۶-۰
" سرگودھا معرفت فیض احمد صاحب	۸-۰-۰
" بھیرہ معرفت محمد فضل الٰہی صاحب	۲۶-۲-۰
خان بہادر ڈپٹی آصف زمان صاحب گونڈہ	۵-۰-۰
جماعت احمدیہ بنگہ معرفت علی بخش صاحب	۲-۱-۰
" " مانسہرہ معرفت سید مقصود علی صاحب	۷-۸-۰
جماعت احمدیہ مانڈلے معرفت عبدالرحیم صاحب	۱۲-۸-۰
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مچھ	۱-۰-۰
ڈاکٹر محمد صدیق صاحب برما	۱۰-۰-۰
محمد شجاعت علی صاحب نارنگ	۰-۸-۰
غلام محمد صاحب منجانب انجمن احمدیہ فیض اللہ چک	۵-۱۲-۰
نواب الدین صاحب منجانب جماعت کوٹلی	۵-۸-۰
بابو عبدالکریم صاحب منجانب جماعت گوئیں	۱-۶-۰
سید محمد علی صاحب ہاوڑہ	۱-۰-۰
چوہدری نذیر احمد صاحب منجانب جماعت منٹگمری	۲۲-۱-۰
بابو محمد عبداللہ صاحب محلہ مسجد فضل قادیان	۵-۰-۰
عملہ نظارت ضیافت قادیان	۴-۴-۰
محمد حیات صاحب اُدرحمہ	۱-۰-۰
عملہ دفتر ناظر بیت المال	۶-۰-۰
جماعت منگلور معرفت یوسف حسین صاحب	۲۲-۰-۰
" پینگاڑی معرفت سلیمان صاحب	۶-۸-۰
محمد یعقوب صاحب کمرالہ	۵-۰-۰
جماعت میسور معرفت سید عبدالرحیم صاحب	۳-۲-۰
جماعت جالندھر معرفت محمد ابراہیم صاحب	۱-۲-۰
جماعت سجے پور معرفت ڈاکٹر محمد سعید صاحب	۳۰-۰-۰
جماعت تاڑ گنڈی معرفت محمد علی صاحب انور	۵-۱۰-۰
جماعت شاہجہانپور معرفت حاجی عبدالقدوس صاحب	۵-۰-۰
عبدالرحمٰن صاحب ڈھاکہ	۱-۰-۰
محمد احمد خانصاحب سکھر	۱-۰-۰
چوہدری ظہور احمد صاحب قادیان	۱-۰-۰
شیخ احمد اللہ صاحب قادیان	۱-۰-۰
محلہ دارالرحمت معرفت بھائی محمود احمد صاحب قادیان	۴-۲-۰
میزان کل	۲۹۵۷-۸-۶

ناظر بیت المال قادیان

لائل پور میں احرار کا جلوس

۲۰ جون احرار کانفرنس کا ۲½ بجے ریلوے سٹیشن لائل پور سے جلوس نکلنے کا اعلان تھا لیکن مولوی داؤد صاحب غزنوی نہ پہنچے۔ تو استقبال کرنے والے مایوس ہو کر واپس آ گئے پھر جب داؤد صاحب کار پر پہنچے۔ تو جلوس نکالا گیا۔ جلوس کا راستہ احرار نے عمداً مسجد فضل (مسجد احمدیہ) کے سامنے سے تجویز کیا تھا۔ حالانکہ سیدھا راستہ اور تھا۔ جلوس کے آگے باجہ بج رہا تھا۔ جسے اہلحدیثوں نے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ باجہ والوں کے پیچھے چند آدمی گھوڑوں پر سوار تھے۔ جن میں دیہاتی بھی تھے۔ ان کے پیچھے قریباً ۲ درجن سائیکلوں والے تھے۔ بعد ازاں ۱۳ کے قریب پارٹیاں تھیں جن میں فی پارٹی کم و بیش پندرہ بیس آدمی ہوں گے رضا کاروں میں سے ۹۰ فی صدی داڑھی منڈے تھے۔ جو مختلف اشعار پڑھتے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دل آزار نعرے لگاتے۔ رضا کار او تمام تماشبین ملا کر کل تعداد جلوس کی دو ہزار سے کسی طرح زیادہ نہ تھی۔ ہجوم کے پیچھے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور مولوی داؤد صاحب غزنوی ایک کار میں بیٹھے تھے

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) مستقبل قریب کی جنگ عظیم (۲) ہندوستان کے مسلمانوں کا مستقبل

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

۱

آخر سیاسی تھیٹر کے سٹیج سے پردہ اٹھنا شروع ہوگیا۔ اور مسولینی و ایڈن کی پس پردہ راز کی گفتگو ہر خاص و عام کی ملک بن گئی۔ سیاسی مبصر صاف دیکھنے لگے ہیں۔ کہ مسولینی جو خون ریزی و ڈاکہ زنی کی موٹر کو سٹارٹ کرچکا تھا محض انگلستان کے روکنے سے ذرا تھما تھا۔ اب صرف چند ماہ میں جبکہ موسم اچھی حالت میں آجائے گا۔ اور اٹلی کے ہوائی جہاز خاموش مظلوم حبشیوں پر فضائے آسمانی سے بم گرا کر عورتوں بچوں کو اچھی طرح ہلاک کرسکیں گے۔ اٹلی کے جنگی جہاز و بری فوج کی نقل و حرکت کامل تیاری کے بعد انسانی تدابیر کے لحاظ سے زیادہ مضبوط و محفوظ طور پر ہوسکے گی۔ اس وقت شہنشاہ سلاسی شاہ نجاشی کی سلطنت پر حملہ ہوگا اٹلی چاہتی ہے۔ کہ

(۱) ابی سینیا میں سڑکیں ریلیں بنانے کی واحد اجارہ دار ہو۔

(۲) مدارس و تعلیم اٹلی کے ہاتھ میں ہو۔

(۳) ابی سینیا کو مہذب بنانے کا تمام نظم و نسق اطالوی ہوجائے۔

(۴) شہنشاہ ابی سینیا مولائے مراکش کی طرح اٹلی کا ایک زیر حفاظت رئیس بن کر رہے

(۵) اطالوی نوآبادی اریٹیریا واقعہ ساحل بحیرہ قلزم سے اطالوی نوآبادی سومالی لینڈ واقعہ ساحل بحر ہند تک د اطالوی ریلوے لائن جو عدیس آبابا دارالحکومت ابی سینیا کے پاس سے گزرے گی) بنانے کی اجازت دی جائے۔ خلاصہ یہ کہ اٹلی کے قائد اعظم مسولینی فرماتے ہیں:۔

"ہم فیصلہ کرچکے ہیں۔ مشرقی افریقہ کو فوج بھیج چکے ہیں۔ حملہ کی تیاریاں مکمل ہیں۔ حبش۔ ابی سینیا۔ اور ترکی طرابلس کی طرح ہمارا ہے۔ اس کو بلا شرکت غیرے ہمیں دے دو۔ فرانس سے ہم نے فیصلہ کرلیا ہے انگریزوں کی ہم کو پرواہ نہیں۔ ہمارے لئے نوآبادیات کا وسیع کرنا ضروری ہے" لیگ آف نیشنز کے پادریوں کی ہمارے نزدیک کوئی حقیقت نہیں۔ اگر ان لوگوں نے دخل دیا۔ تو جاپان کی طرح ہم بھی علیحدہ ہوجائیں گے"

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اٹلی کو تر نوالہ مل گیا ہے۔ فرانس غیر جانب داری کا اعلان کردے گا۔ مگر اٹلی کی خفیہ مدد کرے گا۔ برطانیہ بھی اپنی سیاسی حکمت عملی کے ماتحت غیر جانب دار رہے گا۔ جاپان کو اپنے حاصل کردہ حقوق کی حفاظت چاہیئے۔ پس فکر کی بات کیا ہے۔ مگر دوسرے پردہ کے پیچھے کوہ ایلپس کی بلندیوں کے پار دوسرا نظارہ تیار ہے۔ وہ مسولینی کا حریف ہٹلر ہے۔ جرمنی بڑی تیزی سے جنگی تیاریاں کررہی ہے۔ اگر فرانس نے برطانیہ کے پس پشت اٹلی سے معاہدہ کرلیا ہے۔ تو برطانیہ نے فرانس کا جواب جرمنی سے بحری معاہدہ اور سات میل جنگی بیڑے کے منظاہرہ سے دے دیا ہے۔ جرمن رضاکار۔ جرمن آلات حرب و کیمیاوی مصالحہ جات ابی سینیا پہونچ رہے ہیں۔ جو مطالبات اٹلی ابی سینیا سے کررہی ہے۔ اور فرانس اس کی تائید کررہی ہے۔ وہی مراعات جرمنی کو اس کی کھوئی ہوئی نوآبادیات کے معاوضہ میں برطانیہ ابی سینیا سے دلا رہا ہے۔ اس لئے اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ دراصل اٹلی و فرانس اور جرمنی و برطانیہ کی جنگ ہے جس میں ممکن ہے۔ کہ امریکہ و جاپان بھی شامل ہوجائیں۔ امریکہ اپنی طاقت بڑھا رہا ہے۔ تمام مشرقی ساحل بحر الکاہل کو بحری و ہوائی حملوں سے محفوظ کرنے کی تدابیر اختیار کررہا ہے۔ اور ہانولولو و مغربی ساحل امریکہ کے درمیان کے پانیوں کو اپنا سمجھ رہا ہے۔ جاپان جلدی سے چین کے ساتھ تصفیہ میں مصروف ہے۔ مبصرین سیاست کا خیال ہے۔ کہ چین و جاپان میں عہد نامہ مخالفت ہوجائے گا۔ اور مغربی طاقتوں کی طرف دیکھنے کی بجائے چین۔ جاپان سے موانست بڑھائے گا اور چند ماہ میں جاپان برطانیہ کی طرح ایک عظیم الشان سلطنت ہوگا۔ اور ابی سینیا سے تازہ تعلقات کا رشتہ اسے شاہ حبش کی اخلاق سے بڑھکر اور زنگ میں امداد کی طرف متوجہ کرے گا۔ اسلامی دنیا کی ہمدردی تاریخی تعلقات کے باعث نیز برطانیہ کے اثرات کے سبب ابی سینیا کے سوا اور کسی ملک سے نہیں ہوسکتی۔ اب رہا۔ ابی سینیا وہ خود ایک طاقت ہے۔ طرابلس کی طرح (۱) وہ اٹلی کے نزدیک نہیں۔ جہاں فوراً افواج بھیجی جاسکیں۔ (۲) وہ پہاڑی دشوار گزار راستوں کا ملک ہے۔ ریگستان اور چٹیل میدان نہیں (۳) غریب فاقہ کش طرابلس کی طرح اموال و اسلحہ جات سے خالی نہیں۔ نہ ہی دوستوں اور خفیہ امداد کرنے والی طاقتوں سے ناآشنا ہے۔ اور ابی سینیا کے مسیحی و مسلمان متحد و متفق ہو کر اٹلی کو "دوسرا ادوا" دکھانے کا معاہدہ کرچکے ہیں۔

اندریں حالات یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا پر دوسرا سیاسی زلزلہ آنے والا ہے۔ دوسری جنگ عظیم برپا ہونے والی ہے اٹلی کو اپنے مظالم اور معاہدوں کو توڑنے کی غداری کی سزا ملنے والی ہے۔

۲

جونپور میں شیعہ سنیوں کی لڑائی ہوئی عراق میں ایران کو شط العرب کے معاملات میں دخل دلانے کے لئے شیعیان عراق کے سیاسی رہنما سنی حکومت کے خلاف بغاوت کرا رہے ہیں۔

پنجاب جس میں احمدی جماعت کی تنظیم و بین الاقوامی تعلقات کے باعث مسلمانوں کو کل دنیا میں اپنے خیالات کی اشاعت اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے غلط فہمیوں کے ازالہ اور اپنے نقطۂ نظر کو پیش کرنے کا موقعہ حاصل ہے۔ وہاں اغیار کے سنہری روپہلی رنگوں نے "مسلمان سرخوں" کی ایک جماعت پیدا کردی ہے۔ جس نے اس سے اسلامی قومی جمعیت اور اسکی واحد تعلیم یافتہ تنظیم کو جدا کرنے کا تہیہ کرلیا ہے۔ اور بدقسمتی سے بعض عمال حکومت بھی پرانند اور ڈی ویلیرا بن گئے ہیں۔ اور اندرونی کشمکش پر وہ طاقت صرف ہورہی ہے۔ جو اس وقت متفقہ و متحدہ طور پر مسلمانوں کے مستقبل کی حفاظت پر صرف ہونی چاہیئے تھی ان حالات نے کام کرنے والوں کو دوسری طرف متوجہ کردیا۔ اور دشمن کا وار چل گیا خدا بھلا کرے سردار امیر علی کا جنہوں نے ایک باریک اور خفیہ چال کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کردیا ہے۔ سر سیموئل ہور اور مسٹر رامزے میکڈانلڈ کا اپنے عہدوں سے تبدیل ہونا۔ اور لارڈ زٹلینڈ۔ اور مسٹر بالڈون کا آنا۔ فرقہ وارانہ فیصلہ کی تنسیخ کے متعلق انڈیا بل کی لچکدار دفعات کے ماتحت ضرور مشکل پیدا کرسکتا ہے۔ اور کچھ عرصہ سے اس فیصلہ کے خلاف شورش نہ ہونا بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا قدرے مطمئن ہوگئی ہے اگرچہ مسلمانوں کے شور پر شملہ کہہ رہا ہے۔ کہ ان کے خطرات بے بنیاد ہیں۔ مگر مسلمانوں کو برابر شور جاری رکھنا چاہیئے۔ اور ۵۔ جولائی کو اپنے خیالات کا اظہار خوب زور سے کرنا چاہیئے۔ کہ "جب تک مسلمان قوم جداگانہ انتخاب سے خود دست بردار نہ ہو۔ یہ حاصل کردہ حق جاری رہے گا" ورنہ یاد رکھا جائے کہ ہندوستانی قومیت کا دشمن گروہ مسلمانوں کو بھیل گونڈ۔ اور شودر کی جگہ دینے کا تہیہ کرچکا ہے۔ اور احراریوں کے یہ خیالات کہ افغانستان ایران ترکی اور اطلانٹک تک کی مسلمان اقوام ان کی مدد کریں گی۔ ایسے خیالی منصوبے ہیں جیسے گنگا و جمنا کے کناروں پر رہکر باسفورس کے ساحل پر نظر رکھنا ثابت ہوچکا ہے۔ ترکی نمائندہ یوسف کمال بے نے ہم لنڈن میں کہا "ہندوستان کے مسلمان ہماری تباہی کا موجب ہوئے ہیں" جب ہم نے ہندوستانی مسلمانوں کی خدمات کا ذکر کیا۔ تو مصطفےٰ کمال کے نائب اور ہمنام نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ "آہ ان کے بے جا شور نے جس میں نہ استقلال اور نہ طاقت ہے ان کی خدمت کے مقابلہ میں یورپ کو ہمارا دشمن بنا کر زیادہ نقصان کیا" اہل ترکی نے خلافت کو اڑا کر اور افغانوں نے ہجرت کے موقعہ پر اخلاق دکھا کر ثابت کردیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا سیاسی مستقبل ان کی اپنی طاقت ہمت تنظیم سیاسی تعلیم۔ دور اندیشی پر منحصر ہے

صحت جسمانی کے متعلق چند ضروری امور

جماعت کی روحانی و جسمانی بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو سکیم مرتب فرمائی ہے۔ اس میں علاوہ دیگر قیمتی نصائح کے۔ سادہ زندگی بسر کرتے۔ کم قیمت ادویہ اور ایک سالن استعمال کرنے کی ہدایات بھی ہیں۔ ان ہدایات سے فائدہ اٹھانے کے خواہشمند احباب کو "نیچر کیور" کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اس کے متعلق میں چند سادہ باتیں پیش کرتا ہوں۔ جن پر عمل کرنے سے احباب نہ صرف قیمتی ادویہ کی زیر باری سے بچیں گے۔ بلکہ بڑی حد تک دواؤں کی قیمت۔ ڈاکٹر و حکیم صاحبان کی فیسوں اور خوشامدوں اور ہر قسم کے ناگوار امتحانات سے بھی بچ جائینگے اور صحت و تندرستی میں ایسی ترقی ہوگی جو ادویہ کے ذریعہ علاج سے کبھی خواب و خیال میں بھی نہ آئی ہوگی۔ لطف یہ ہے۔ کہ تھوڑی سی توجہ دینے سے ہر شخص خود اپنا معالج اور ڈاکٹر بن سکتا ہے

ترک ادویہ

ناظرین کو یہ وہم دل سے نکال دینا چاہیئے کہ علالت کے وقت ادویہ کا استعمال ترک کرکے وہ کسی خسارہ یا نقصان میں رہیں گے۔ بیروان قدرتی علاج تو الگ رہے۔ اب تو چوٹی کے ایلوپیتھک ڈاکٹر بھی ادویہ کی ضرر رسانی کا علانیہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر اور مشہور طبی مصنف ڈاکٹر سر ولیم اوسلر نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ "بہترین طبیب وہ ہے جس نے ادویہ کا نکما پن اور فضول ہونا سمجھ لیا ہو۔" اور "انسانی علم میں آنے والی قریباً ہر اک زہر ایلوپیتھک نسخوں میں پائی جاتی ہے۔ اکثر مزمن و پیچیدہ امراض ان ادویہ کے استعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔"

نظام جسمانی اور نظام روحانی

اللہ تعالےٰ نے جسمانی اور روحانی نظام میں پوری مشابہت اور مماثلت رکھی ہے۔ جسمانی تاریکی دور کرنے کے لئے جہاں چاند سورج اور تاروں کا نظام قائم کیا۔ وہاں روحانی روشنی اور نور پھیلانے کے لئے اولیاء اور اقطاب کا سلسلہ جاری فرمایا زمین کی آبیاری اور تازگی کے لئے بارش ہوتی ہے۔ تو روحانی آبیاری اور حیات کے لئے الہام اور کشوف دکھاتا ہے۔ جس طرح روحانی قوانین کی خلاف ورزی سے انسان امراض روحانیہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح قدرت کے جسمانی قوانین کے توڑنے سے جسمانی عوارضات و امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بیماری اس "جرمانہ" کا دوسرا نام ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے جسمانیات کے متعلق مقرر کردہ قوانین توڑنے کی پاداش میں ادا کرنا پڑتا ہے۔ خلاف منشاء قدرت کھانے پینے محنت و آرام کرنے وغیرہ کے نتیجہ میں خون غیر صالح ہو جاتا ہے اور بیماری نمودار ہوتی ہے۔ اور انہی عادات کو درست کر لینے سے شفا کا راستہ کھل جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی سزا بھی رحم ہے

ہمارا اس بات پر ایمان ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ کی طرف سے جو سزا بھی آتی ہے۔ وہ اصلاح و بہبودی کے لئے ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ روحانی مجرموں کو گناہوں سے پاک کرنے اور بہشت کے قابل بنانے کے لئے ہی جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اسی طرح جسمانی امراض و عوارضات بھی ہمیں جسمانی طور پر پاک و صاف کرنے کی غرض سے آتے ہیں۔ اور ہمارے لئے ایک طرح باعث رحمت ثابت ہوتے ہیں شاہ ایڈورڈ ہفتم کے مشہور و معروف معالج ڈاکٹر سر فریڈرک نے اسی بناء پر کہا تھا۔ کہ "اگر امراض نہ ہوں۔ تو نسل انسانی کا بہت جلد خاتمہ ہو جائے۔"

ناظرین نے اکثر دیکھا ہوگا کہ جس مریض کا پوری طرح خسرہ یا چیچک نمودار ہو جائے۔ اس کے متعلق عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ کہ خطرہ سے نکل گیا۔ لیکن جس کا خسرہ پوری طرح نہ نکلے۔ اس کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ ایسا مریض اس لئے نہیں مرتا۔ کہ اسے خسرہ نکلا تھا۔ بلکہ اس لئے مر جاتا ہے۔ کہ اسے خسرہ نہ نکلا تھا۔

صفائی کے قدرتی راستے

غیر قدرتی طرز رہائش کے نتیجہ میں ہمارے جسم کے اندر پیدا ہونے والے زہروں اور ٹاکسنز کو خارج کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے چار بڑے راستے پیدا کر رکھے ہیں۔ (۱) آنتیں بذریعہ براز (۲) گردے بذریعہ پیشاب (۳) جلد بذریعہ پسینہ (۴) پھیپھڑے بذریعہ تنفس۔ اگر یہ راستے کھلے رہیں۔ اور یہ اعضاء اپنا اپنا کام خاطر خواہ طور پر کرتے رہیں۔ تو علت مرض کا ساتھ کے ساتھ دفعیہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے یہ اعضاء کما حقہ کام نہ کر سکیں تو اس کا لازمی نتیجہ جسم میں "فارن میٹر" کا اجتماع اور بیماری ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا تشریحات کو پیش نظر رکھ کر آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ صحت و تندرستی قائم رکھنے کے لئے ہماری ڈیوٹی اس قدر ہے۔ کہ ہم حتی الوسع جسم میں "مادہ غیر" جمع نہ ہونے دیں۔ اور صفائی کے چاروں راستوں کو صاف رکھیں۔ تاکہ وہ اپنا کام عمدگی سے کرتے رہیں۔ اس کے لئے حسب ذیل امور پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) خوراک انتہائی سادہ اور تمام تکلفات سے مبرا استعمال کی جائے۔ اور ایک وقت میں ایک سالن سے تجاوز نہ کیا جائے۔ زیادہ اشیاء کا ٹھونسنا نقصان دیتا ہے۔ جس کے لئے ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ گوشت کے ہضم کرنے کے لئے تیز گیسٹرک جوس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن دودھ اور دودھ سے تیار کردہ اشیاء کے لئے ہلکا گیسٹرک جوس درکار ہوتا ہے۔ اسی طرح دودھ بہت تھوڑے وقت میں ہضم ہو جاتا ہے۔ لیکن گوشت وغیرہ کے ہضم کرنے کے لئے زیادہ وقت لگتا ہے۔ اس لئے گوشت اور دودھ سے تیار کردہ اشیاء بیک وقت کھانے سے قوت ہضم میں لازماً خلل واقع ہوتا ہے۔ چونکہ دو اشیاء کے ملنے سے معدہ میں کیمیاوی طور پر ایک بالکل مختلف تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب تک انسان کو مختلف چیزوں کے کیمیاوی ملاپ کے متعلق پورا علم و واقفیت نہ ہو۔ بسا اوقات نقصان اٹھاتا ہے۔ اس لئے ایک سالن کا التزام ازحد ضروری اور مفید ہے۔

(۲) غذا کو خوب چبا کر کھانا چاہیئے۔ محض اسی ایک ہدایت پر عمل پیرا ہونے سے معدہ کے کئی امراض کا علاج ہو جاتا ہے۔ بٹالہ کے ایک احمدی دوست کی لڑکی کو سات آٹھ ماہ سے پیٹ میں درد بدہضمی۔ تبخیر اور لاغری کی شکایات تھیں۔ مختلف علاجوں سے کوئی فائدہ نہ ہوتا تھا میں نے چند اور ہدایتوں کے علاوہ ہر لقمہ غذا ۳۵-۴۰ بار چبانے کا مشورہ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پہلے ہی دن نمایاں تخفیف ہو گئی۔ کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ لڑکی آج تک تندرست۔ اور خوش و خرم ہے۔

(۳) غذا میں تازہ ترکاریوں اور پھلوں کا حصہ کافی ہونا چاہیئے۔ جس سے جسم کو نہ صرف نہایت ضروری وٹامنز (Vitamins) اور سالٹس (Salts) مہیا ہوں گے۔ بلکہ ام الامراض قبض کی شکایت نہ رہے گی۔

(۴) روشنی اور کھلی ہوا میں زیادہ سے زیادہ وقت گذارنے کی عادت ڈالیں۔ سورج اور ہوا قدرت کے دو بہترین عطیے ہیں۔

(۵) لباس بہت سادہ مختصر اور فیشن کی جکڑ بندیوں سے مبرا ہونا چاہیئے۔

عوارضات میں علاج

آخر میں عام حاد امراض کے علاج کے لئے چند سادہ اصول پیش کئے جاتے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے تمام حاد یعنی تیز امراض انشاء اللہ خطرناک صورت اختیار نہ کریں گے۔ اور مزمن امراض پیدا نہ ہونگے کیونکہ یہ پیچیدہ امراض قدرتی اصول کی لگاتار خلاف ورزی اور غلط علاج کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ مختلف امراض کی تخصیص کی ضرورت نہیں ہے بخار کھانسی۔ پھوڑے۔ زکام چیچک۔ خسرہ نمونیہ وغیرہ تمام اکیوٹ عوارضات میں یہ تدابیر انشاء اللہ کارگر ہوں گی۔ صرف دعا حوصلہ اور مستقل مزاجی کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) تمام اکیوٹ امراض میں سب سے پہلے مریض کو صاف ستھرے اور ہوادار کمرہ میں لٹانا چاہیئے

(۲) ہر روز کم از کم ایک مرتبہ صرف نیم گرم پانی سے انیما یعنی حقنہ کرنا چاہیئے۔ پانی میں صابن یا کوئی چیز ملانے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح مرض میں تخفیف اور حرارت میں کمی ہوگی۔ انیما کرنے کا سامان فوری ضرورت کے لئے ہر گھر میں موجود رہنا چاہیئے۔ یہ ڈھائی روپیہ کی معمولی قیمت پر انگریزی دوائی فروشوں سے خریدا جا سکتا ہے۔ بخار کی تیزی اور قبض وغیرہ میں یہ عمل خاص طور پر مفید ہے انیما کرنے کی ترکیب کسی ڈاکٹر یا کمپونڈر سے معلوم کرکے ہر شخص خود بآسانی انیما کر سکتا ہے۔

(۳) نیچر کیور کا یہ قطعی اصل ہے۔ کہ بخار کی حالت میں فاقہ کرنا چاہیئے۔ اس وقت جسم زہریلے مواد کو جلانے اور باہر نکالنے کی کوشش میں مصروف ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں غذا ہضم ہونے میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔

(۴) فاقہ کے بعد پہلی غذا کسی پھل کا رس دینی چاہیئے۔ سنگترے یا انگور کا رس خصوصاً مفید رہتا ہے اس وقت ناتواں جسم کو ضروری سالٹس اور وٹامنز کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔

(۵) پھر بغیر جوش دیئے ہوئے تازہ دودھ کا اضافہ کرنا چاہیئے۔ اس حالت میں معدہ دودھ کو بآسانی ہضم کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ جس سے طاقت اور وزن جلد بحال ہو جاتا ہے۔ ٹھوس غذا بتدریج

۵ جولائی کو یوم احتجاج منایا جائے

گورنمنٹ آف انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ کا صاف مطلب آٹھ کروڑ کی مسلم قوم کی جداگانہ قومی ہستی اور سیاسی انفرادیت کے قیام و دوام کے سوال کو محض ہندو اکثریت اور برطانوی حکومت کے رحم وکرم پر منحصر وموقوف کر دینا ہے جداگانہ انتخاب کے آئندہ قائم رکھنے۔ ترمیم کرنے اور بدلنے کے اہم ترین معاملہ میں مسلم قوم اور دوسری متعلقہ اقلیات کی رضامندی کے حصول کا کوئی ذکر انڈیا بل میں نہیں کیا گیا ہے۔ گویا کہ ہندوستان میں ہندو اور انگریز کے سوا۔ اور کسی دوسری جماعت کا وجود ہی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ انڈیا بل کی یہ صورت۔ نہایت درجہ خطرناک اور قرطاس ابیض کی دفعہ ۴۹ اور فرقہ وار فیصلہ کی دفعہ ۶ کے صریحاً خلاف ہے۔

انڈیا بل دارالعوام سے پاس ہو کر دارالامراء لنڈن میں اس وقت زیر بحث ہے یکم جولائی سے گیارہ جولائی تک "کمیٹی سٹیج" (مسودہ قانون پر بحث و ترمیم کا زمانہ) ہے۔ یہ مختصر وقت۔ نہایت قیمتی۔ اہم اور نازک ہے۔ ابھی کام کا وقت اور خاطر خواہ ترمیم کا موقعہ باقی ہے۔ اگر قوم نے اپنی بیداری۔ ہوشیاری، اور سرگرمی کا زبردست ثبوت دیا تو وہ ضرور کامیاب ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ ترمیم کا یہی آخری موقعہ باقی رہ گیا ہے۔

وقت کی تنگی۔ نزاکت اور مسئلہ کی اہمیت کا خیال کرتے ہوئے ہم آپ سے آپ کی دیرینہ ہمدردی اسلام کی بناء پر درخواست کرتے ہیں۔ کہ خدارا فوراً اٹھئے اور کام شروع کر دیجئے۔ سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ۵ جولائی۔ یوم جمعہ کو اپنے صوبہ علاقہ۔ شہر۔ قصبہ اور قریہ میں جلسہ احتجاج منعقد کیجئے۔ اور اس کی آواز شملہ سے لندن تک پہنچائیے۔ ہمارے خیال میں ۵ جولائی کو مندرجہ ذیل طریقوں سے کام کرنا بہتر ہوگا۔

(۱) ہر خیال اور طبقہ کے مسلمانوں کا ایک نمائندہ جلسہ عام۔ خواہ بعد نماز جمعہ مسجد کے اندر۔ یا سہ پہر کو کسی پبلک پارک یا ہال میں منعقد کیا جائے جلسہ عام کے علاوہ اسلامی جماعتیں اور مسلم انجمنیں بھی اپنا خاص جلسہ کر کے احتجاجی تجویز پاس کریں۔ (۲) جلسہ عام میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ اور مقامی اخبارات کے رپورٹر کو خاص طور سے دعوت دے کر بلا لیا جائے اس کے علاوہ جلسہ کی مختصر رپورٹ مع قرارداد۔ ۵ جولائی کو۔ بلا تاخیر اخبارات کو بھیج دی جائے

(۳) ریزولیوشن کی کاپی، بذریعہ تار، سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا، لنڈن اور ہز ہائی نس آغا خان۔ [illegible] لندن کو جلد سے جلد روانہ کر دی جائے

(۴) جلسہ کی مختصر رپورٹ معہ قرارداد ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند کو شملہ میں۔ اس درخواست کے ساتھ ارسال کی جائے کہ وہ مسلمانان ہند کے جذبات کی ترجمانی، وزیر ہند کے سامنے پوری طرح کر دیں۔

(۵) پروپیگنڈا۔ اور ایجی ٹیشن کو شدت اور وسعت کے ساتھ۔ اس وقت تک جاری رکھا جائے۔ جب تک مسلم قوم، کی سیاسی پوزیشن اور اس کی قومی مرضی کو۔ فرقہ وار فیصلہ کی ترمیم وتبدیلی کے لئے ایک لازمی وضروری شرط تسلیم نہ کر لی جائے۔ اور اس مرضی کو دریافت کرنے کے لئے فرقہ وار فیصلہ کی دفعہ ۶ کے مطابق کوئی مناسب اور متعین صورت خود دستور ہند میں شامل تجویز نہ کر دی جائے۔

(۶) بکثرت، اعلان واشتہار۔ شائع کیا جائے، جلسے کئے جائیں۔ مضامین لکھے جائیں۔ اور مسلم رائے عامہ کو ہر طرح منظم اور مضبوط کیا جائے۔

(۷) جلسوں اور جماعتوں میں مطابق ذیل احتجاجی تجویز پاس کی جائے۔

"مسلمانوں کا یہ جلسہ جداگانہ طریق انتخاب اور جداگانہ طریق نیابت کو مسلم قوم کا ایک مسلمہ بنیادی حق مانتا ہے جو حکومت برطانیہ کے ذمہ دار وزراء اور مدبرین نے بار بار صراحتاً اس حق کو تسلیم کیا ہے اور یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ ایک ایسا عہد و پیمان اور حق ہے۔ جس سے مسلم قوم اس وقت تک محروم نہیں کی جا سکتی ہے۔ جب تک وہ خود اس سے دست بردار ہونے کا صاف اور معین طور سے اعلان نہ کر دے۔ بنابریں انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ کی رو سے جو صورت پیش کی گئی ہے۔ اور جس کے مطابق مسلم قوم کی مرضی، کو نظر انداز کرتے ہوئے۔ کمیونل ایوارڈ، کی آئندہ ترمیم کو عملاً محض ہندو اکثریت اور برطانوی حکومت کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ وہ صریحاً تمام مواعید ومواثیق کے خلاف ہے۔ اور مسلم قوم، اس وقت تک جدید دستور ہند کو قبول نہیں کرے گی۔ جب تک جداگانہ انتخاب کے متعلق فیصلہ کرنے کا حق بدستور مسلمانوں کے ہاتھ میں باقی اور برقرار نہ رکھا جائے گا۔

آخر میں ہم پھر، تمام برادران اسلام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وقت کی نزاکت کا خیال فرمائیے۔ اور جوش وخروش اور استقلال وعزم کے ساتھ، اپنی اسلامی قومیت کی خودمختاری کو تسلیم کرانے کے لئے معروف عمل ہو جائیے۔

نیازمندان

(حاجی) عبد اللہ ہارون (صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس۔ (مولانا) شفیع داؤدی (نائب صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس (سر) عبد العلیم غزنوی (نائب صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس) (خان بہادر) حاجی رحیم بخش (ورکنگ سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس) (سر) محمد یعقوب (جائنٹ ورکنگ سکرٹری مسلم کانفرنس)

بورڈنگ تحریک جدید

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی۔ کہ احباب جماعت اپنے بچوں کو قادیان میں پڑھانے کے لئے بھیجیں۔ نیز حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اس تحریک کے ماتحت جو لوگ اپنے بچوں کی خاص طور پر تربیت کرانے کے خواہشمند ہونگے۔ ان کے بچوں کے لئے ایک علیحدہ بورڈنگ کا انتظام کیا جائے گا۔ اس طرح پر کہ وہ طلباء تعلیم تو فی الحال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حاصل کریں گے۔ لیکن ان کی رہائش کا انتظام عام بورڈنگ سے علیحدہ کیا جائے گا۔ اور ان کی تربیت کے متعلق خاص طور پر کوشش کی جائے گی۔ چنانچہ حضور کی تحریک کے ماتحت ایسے طلباء کے لئے بورڈنگ کا انتظام ہو گیا ہے جس میں خدا کے فضل سے طلباء کی تعداد چالیس سے زائد ہو چکی ہے۔ ان کی زائد تعلیم دینیات کے لئے باقاعدہ انتظام کر دیا گیا ہے چنانچہ ایک مولوی فاضل صاحب کی ڈیوٹی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔ اور انہوں نے طلباء کے مختلف گروپ ان کے علمی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے بنا کر ہر ایک کو سٹڈی ٹائم میں تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ گروپ نمبر ۱ نے سورۃ بقرہ ع ۸ تک گروپ نمبر ۲ نے سورۃ بقرہ ع ۴ تک با ترجمہ قرآن کریم پڑھ لیا ہے۔ اور گروپ نمبر ۳ نے سورۃ بقرہ ع ۹ تک بلا ترجمہ۔ اور گروپ نمبر ۴ نے قاعدہ یسرنا القرآن صفحہ ۳۲ تک اور گروپ نمبر ۵ نے ۲۱ تک پڑھ لیا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ رفتار آئندہ بڑھتی جائے گی۔ اور علاوہ سکول ٹائم کے اردو کا بھی زیادہ کورس رکھا جائے گا۔ یہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے تمام جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا خاص خیال رکھیں۔ قرآن کریم ہی سب علوم کی جان ہے۔ وہ نہ آیا تو کیا آیا۔ اب ان بچوں کی تعلیم قرآن کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ نہ صرف ناظرہ بلکہ با ترجمہ پڑھ جائیں گے اور اس طرح دوسری دینی تعلیم کا بھی ان کے لئے خاص انتظام کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا دوست بہت جلد اپنے بچوں کو قادیان بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کریں۔ تا وہ اس نعمت سے محروم نہ رہ جائیں۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

جماعت احمدیہ کو جداگانہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ

سیاسی اعتبار سے ناسمجھی ناعاقبت اندیشی اور تدبر کے منافی تحریک

روزانہ اخبار "حق" لکھنو (۲۷ جون) نے حسب ذیل لیڈنگ آرٹیکل شائع کیا ہے:-

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں ۔ کیا زمانہ میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں۔

مسلمانوں کا مایۂ صد ناز شاعر آج سے کچھ دن قبل مسلمانوں کا نیر اقبال بنکر مطلع پنجاب پر چمکا۔ اور مسلمانوں کو جو تعلیم دی۔ وہ شعر مندرجہ عنوان میں پیش کی گئی ہے۔ وہی اقبال جو فرقہ بندی کو مہلک اور ذات پات کے امتیاز کو موت سمجھتا تھا۔ آج کچھ اور کہہ رہا ہے۔ ایک طرف اس کا مندرجہ بالا شعر ہے۔ اور دوسری طرف اس کا وہ بیان جو حال ہی میں اس نے جماعت احمدیہ قادیان کے متعلق اخبارات کو دیا ہے ان دونوں پیغاموں میں جو اجتماع ضدین ہے اس کو دیکھکر ہم حیران ہیں۔ کہ اس شعر کہنے والے اقبال کو اقبال سمجھیں یا اس بیان دینے والے اقبال کو اقبال شاعر۔ اقبال نے اپنے شعر میں ہم کو پنپنے کے لئے فرقہ بندی اور ذات پات کے امتیاز سے مجتنب رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ اور اب لیڈر اقبال نے ہم کو یہ سیاسی مشورہ دیا ہے۔ کہ ہم قادیان کی جماعت احمدیہ کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھیں۔ اور حکومت پر زور ڈالیں۔ کہ وہ قانونی حیثیت سے بھی احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھے۔

ہم کو ڈاکٹر سر محمد اقبال سے اس حد تک پورا پورا اتفاق ہے۔ کہ عام مسلمانوں اور احمدیوں میں اعتقادات کا بہت بڑا اختلاف ہے۔ اور اس اختلاف کو اگر شدت پسندی کی نظر سے دیکھا جائے۔ تو بعض صورتوں میں مذہبی اعتبار سے احمدی جماعت اور عام مسلمانوں کے درمیان اتحاد عمل ناممکن سا نظر آتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ احمدیوں کو قطع نظر کرکے کیا اسی قسم کا اختلاف اہل سنت اور اہل تشیعہ میں کارفرما نہیں ہے۔ کیا یہی تضاد اہل سنت کی مختلف العقیدہ جماعتوں میں نہیں ہے۔ وہابی اور حنفی۔ بریلوی اور دیوبندی اور اسی طرح مختلف اسکول ہر ہر جماعت میں موجود ہیں۔ اور ان میں کی ہر شاخ دوسری شاخ کو اپنے نقطۂ نظر سے مرتد اور کافر گردانتی ہے۔ اور بقول مدبرین فرنگ کے یہ تو مسلمانوں کا ایک عام مشغلہ ہے۔ کہ ان میں کا ہر فرد دوسرے کو نہایت آسانی کے ساتھ کافر کہدیتا ہے۔ خیر یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ کون مومن ہے۔ اور کون کافر لیکن اس تمام اختلاف کو دیکھتے ہوئے سب سے زیادہ محفوظ صورت یہی ہے۔ کہ ہم ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھیں۔ جو خدا کو ایک اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا محبوب اور رسول سمجھتا ہو۔ اگر مسلمان کی تعریف صرف یہی تسلیم کرلی جائے۔ تو جس طرح ایک حنفی کو ایک وہابی کو ایک مقلد کو ایک غیر مقلد کو ایک دیوبندی کو اور ایک بریلوی کو مسلمان کہا جاسکتا ہے۔ اسی طرح احمدیوں کو بھی دائرۂ اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور کسی کو غیر مسلم کہنے کا ہم کو حق ہی کیا ہے۔ جب وہ خود اس پر مصر ہو۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ اگر ہم اس کو مسلمان نہ بھی سمجھیں۔ تو ہمارے اس نہ سمجھنے سے کیا ہوسکتا ہے۔ اس کا مذہب خود اس کے قول سے تسلیم کیا جائیگا۔

بہرحال ہم اس تمام بحث کو ان دلائل کے ساتھ پیش کرنے کی بجائے اس کے محض سیاسی پہلو کو نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے لئے یہ کتر بیونت کس حد تک مفید یا مضرت رساں ہے۔ ہماری ملکی سیاسیات کا موجودہ دور وہ اہم اور نازک دور ہے۔ کہ ہر جماعت خواہ وہ اکثریت میں ہو۔ یا اقلیت میں۔ اپنی شیرازہ بندی۔ اپنی تنظیم اور اپنے تحفظ کی فکر میں ہمہ تن مصروف ہے ہندو ہیں۔ کہ اچھوتوں کو اپنے میں ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اچھوت ان میں سے نہیں ہیں۔ ان کو اس کا بھی احساس ہے۔ کہ اچھوتوں سے ملنا دھرم کو مٹی میں ملانا ہے۔ مگر آج ضرورت نے اسی حرام کو حلال کردیا ہے۔ اور وہ اچھوت جن کا سایہ تک ناپاک سمجھا جاتا تھا۔ اور جن کو دیکھکر ایک کراہت سی ہوتی تھی۔ آج ہندوؤں کی سر آنکھوں پر جگہ پا رہے ہیں۔ اور وہی ہندو جو ان ناپاک اچھوتوں کو دیکھکر حقارت اور تنفر کے ساتھ "چھی چھی چھی" کہا کرتے تھے۔ آج ان کو اپنے سر پر چڑھا رہے ہیں۔ ان کو اپنی برادریوں میں برابر کی جگہ دے رہے ہیں۔ ان کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ اور ان سے "روٹی بیٹی" کے تعلقات پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ حالانکہ ان کو اس کی ضرورت نہیں ہے وہ بغیر اچھوتوں کو ملائے ہوئے اکثریت میں ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ اپنے اس فرض سے غافل نہیں ہیں۔ کہ اگر اس وقت انہوں نے اچھوتوں کو چھوڑ دیا۔ تو ممکن ہے۔ کہ ان کو مسلمان یا کوئی اور اقلیت اپنا لے۔ اور ان کو ملا کر اکثریت بن جائے۔ ایک طرف تو یہ احتیاط ہے۔ اور دوسری مسلمانوں کی یہ لاپروائی بلکہ سیاسی بدبختی ہے۔ کہ ان میں بجائے تنظیم کے ایک پھوٹ پڑی ہوئی ہے عام مسلمانوں کا کیا سوال جبکہ مسلمانوں کے لیڈران کو باہمی تفرقہ سازی کا سبق پڑھا رہے ہیں ؎

گر ہمیں مکتب وہمیں ملا پس کار طفلاں تمام خواہد شد

احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھنے اور قانونی حیثیت سے انکو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیئے جانیکی تحریک ہی کو دیکھ لیجئے۔ کہ یہ سیاسی اعتبار سے کسقدر ناسمجھی عاقبت نااندیشی اور تدبر کے منافی تحریک ہے۔ اور اسی تحریک سے مسلمانوں کے سیاسی فقدان کا پتہ چلتا ہے۔ یہ ایک موٹی سی بات ہے۔ کہ احمدیوں کو اپنے سے علیحدہ کرکے ہم بہرحال کسی نقصان میں نہیں بلکہ فائدے میں ہیں۔ اول تو ہماری تعداد بڑھی ہوئی ہے۔ دوسرے انکے ووٹروں سے ہم فائدہ اٹھاتے ہیں تیسرے سب سے بڑی بات یہ کہ اس کا فیصلہ بالکل ہماری مرضی پر ہے۔ کہ ہم کسی احمدی کو کسی مجلس قانون ساز میں منتخب ہونے دیں یا نہ ہونے دیں۔ لیکن احمدیوں کو اپنے حلقہ سے جدا کرنے کے بعد ہم کو سب سے پہلا نقصان تو یہ پہونچیگا۔ کہ ہماری جماعت کا ایک عنصر گویا ہم سے علیحدہ ہوگیا۔ ہماری اقلیت اور بھی اقل ہوکر رہ جائیگی۔ اور گویا ہم خود اپنے ووٹروں کو اپنے ہاتھ سے دینگے۔ اس کے علاوہ احمدیوں کے علیحدہ ہوجانیکے بعد انکی نشستیں بالکل علیحدہ ہوجائینگی۔ اور وہ مجالس قانون ساز میں بغیر کسی روک ٹوک کے جاسکیں گے۔ آج اگر وہ جانا چاہیں۔ تو انکو آپکی مدد کی ضرورت ہوگی۔ لیکن علیحدگی کی صورت میں وہ بلاشرکت غیرے اپنی نشستوں کے مالک ہونگے۔ اور انکو مجالس قانون ساز میں جانے سے کوئی بھی نہ روک سکیگا۔ صرف پنجاب ہی کے صوبہ کو لے لیجئے۔ جہاں سے یہ تحریک اٹھی ہے اور اسکے بعد اندازہ کیجئے۔ کہ یہ تحریک کس قدر بے محل اور غلط ہے۔

پنجاب میں آبادی کے تناسب کے اعتبار سے مسلم اکثریت ہے۔ اور مسلمانوں نے حکومت کو اس بات پر مجبور کردیا ہے۔ کہ وہ پنجاب کی مسلم اکثریت کو آئینی طور پر تسلیم کرے۔ چنانچہ حکومت نے ایک نشست کی زیادتی سے مسلم اکثریت تسلیم کرلی ہے ہندو اور سکھ متفقہ طور پر مسلم اکثریت قبول کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ چنانچہ بابو راجندر پرشاد اور مسٹر جناح کی گفتگوئے مصالحت بھی ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے اسی بناء پر بیکار قرار دی گئی۔ اور اس سمجھوتہ کو اسی وجہ سے مسترد کیا گیا۔ لیکن اب مسلمانوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جارہا ہے کہ احمدیوں کو ان سے علیحدہ کرکے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا جائے۔ حالانکہ انکو معلوم ہے۔ کہ پنجاب کے مسلمان جو ۵۶ فیصدی ہیں۔ صرف اسی صورت میں اکثریت کا دعویٰ کرسکتے ہیں۔ جب احمدی بھی ان میں شامل رہیں۔ ورنہ دس فیصدی پنجاب کے احمدی اگر نکل گئے۔ تو مسلمان صرف ۴۶ فیصدی رہ جاتے ہیں۔ اور پھر سکھ ہندو اور احمدی مل کر اکثریت میں آجاتے ہیں۔ ان اعداد وشمار کو دیکھتے ہوئے کیا مسلمان اپنے پیر پر خود کلہاڑی نہیں مار رہے ہیں۔ کہ اچھے خاصے اکثریت میں ہوتے ہوئے اپنے کو اقلیت میں ڈال رہے ہیں۔ اور اپنی اس کوشش پر خود ہی پانی پھیر رہے ہیں۔ جو سالہا سال سے جاری تھی۔ حکومت نے جدید اصلاحات کے ماتحت ۸۵ نشستیں مسلمانوں کی رکھی ہیں۔ ان میں سے دو نشستیں احمدیوں کو ضرور مل جائینگی۔ اور کسی وقت ان کی جماعت کا زبردست ہوجانا بھی بعید از امکان نہیں ہے گویا اس طرح احمدی تو نہایت فائدے میں رہینگے البتہ اگر نقصان پہونچیگا۔ تو ان ہی کو جو آج اپنے لئے یہ تباہی کے سامان مہیا کر رہے ہیں۔ یہ واقعہ ہے۔ کہ احمدیوں اور عام مسلمانوں میں مذہبی طور پر اتحاد عمل ناممکن ہے۔ لیکن سیاسی طور پر جس طرح ایک حنفی...

چار نئی قابل مطالعہ کتابیں

(۱) احمدیت یعنی حقیقی اسلام (اردو)

یہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ معرکۃ الآراء اور حقائق سے لبریز تصنیف ہے۔ جو حضور نے کانفرنس مذاہب ویمبلے (لنڈن) کے موقعہ پر لکھی۔ اور اس کا خلاصہ وہاں سنایا گیا۔ جسے ہر فرقہ اور مذہب کے علماء نے پسند کیا۔ اور دل کھول کر اس کی تعریف کی۔

یہ انمول اور گراں بہا تصنیف عرصہ سے ختم تھی۔ جسے اب بصرف زر کثیر دوبارہ چھپوایا گیا ہے۔ باوجود لکھائی چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ ہونے کے قیمت پہلے سے بھی نصف کر دی گئی ہے۔ یعنی پہلے اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ تھی۔ مگر اب بارہ آنے کر دی ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام اس رعایت سے ضرور بالضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

(۲) ابنائے فارس (انگریزی)

یہ انگریزی رسالہ صوفی عبد القدیر صاحب نے مرتب کیا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اس پر نظر ثانی فرمائی ہے۔ اس میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خاندانی حالات مغل ایمپائر۔ اور برٹش حکومت سے تعلقات وغیرہ کا مفصل تذکرہ ہے۔ اور ساتھ ہی گورنمنٹ آفیسران کی ایسی چٹھیاں بھی ہیں۔ جو اس خاندان کی نیک نامی اور وفاداری کا بین ثبوت ہیں۔

چونکہ آج کل معاندین سلسلہ انگریز آفیسروں کو ہمارے خلاف غلط فہمیوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس رسالہ کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں نسخے منگوا کر اپنے ہاں کے انگریز آفیسروں کو دیں اور انہیں پڑھوائیں۔ قیمت فی نسخہ ۵؍ ہے۔

(۳) حدیث (انگریزی)

یہ مکرمی مولانا دردؔ صاحب کی محققانہ تصنیف ہے۔ جسے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا ہے۔ اس میں حدیث کا مرتبہ اس کی جمع و ترتیب۔ اس کے فوائد اور خوبیاں کو نہایت لطیف رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ ہر ایک وہ شخص جو علمی مذاق رکھتا ہے۔ اس کتاب کو منگوائے گا اور پڑھے گا۔ قیمت فی نسخہ ۶؍

(۴) اسلام اور غلامی (انگریزی)

یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی نہایت لطیف اور عالمانہ تصنیف ہے۔ جس میں مسئلہ غلامی پر سیر کن بحث فرماتے ہوئے اسلام کے وہ احسان گنائے ہیں۔ جو اس نے غلاموں پر کئے۔ اور انہیں صاحب تاج و تخت بنا دیا۔

احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ مسلم اور غیر مسلم اصحاب میں اس رسالہ کی خاطر خواہ اشاعت کریں۔ تاکہ وہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جو مخالفین اسلام نے اس مسئلہ کو غلط طریق پر بیان کر کے عوام کے دلوں میں پیدا کر رکھی ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۵؍

نوٹ: سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتابیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔ فہرست کتب مفت ارسال کی جاتی ہیں

ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان پنجاب

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۶ جولائی ۳۵ء سے یکم اگست ۳۵ء تک ہوگا داخلہ کی درخواستیں پرنسپل طبیہ کالج علی گڑھ کے دفتر میں ۱۵ جولائی ۳۵ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ مقررہ تعداد پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

فاسفورس کا تیل

طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا فاسفورس کا تیل تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ اور ہندوستان کے باہر بھی افغانستان اور مشرقی و جنوبی افریقہ اور مصر و سوڈان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کا درد پانچ منٹ میں دور کر دیتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ

شربت فاسفورس

طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا شربت فاسفورس مقوی اعصاب اور محرک قوت مخصوص ہے۔ بارہ گھنٹے میں اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ ڈھائی اونس کی شیشی کی قیمت ۲؍ محصول ۸؍

پتہ:- **طبی کمپنی دہلی**

یاد رکھئے!

بہترین سے بہترین کٹ پیس کم از کم دام میں صرف ہمارے یہاں سے ملے گا۔ تفصیل اور فہرست مفت طلب کریں۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پتہ

مینیجر دی کریسنٹ ٹریڈنگ کمپنی
بائیکلہ بمبئی نمبر ۸

نظارت امور عامہ کی طرف سے ضروری اعلان!

شیخ فضل حق صاحب مینجر امپیریل الیکٹرک کمپنی لاہور کی طرف سے قادیان میں ہاؤس وائرنگ کے متعلق جو اشتہار شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق یہ اعلان کر دینا ضروری ہے۔ کہ فرم مذکور کو قادیان میں کام کرنے کے لئے ابھی تک صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل نہیں ہے۔ انجمن کی منظور کردہ فرم شیخ مظفر الدین صاحب کی امپیریل الیکٹرک سٹور پشاور ہے۔ جسے صدر انجمن کے دفاتر اور عمارات کا ٹھیکہ بھی دیا گیا ہے۔ شیخ فضل حق صاحب جس فرم کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اس پر ابھی تک انجمن کا کوئی کنٹرول نہیں۔ اس لئے ان سے کام کروانے والے احباب کو صدر انجمن کی حفاظت حاصل نہیں ہوگی۔ اگر ان کو قادیان میں کام کرنے کی منظوری دی گئی۔ تو اس کا بعد میں اعلان کر دیا جائیگا:۔

ناظر امور عامہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۲۹ر جون۔ سکھر سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک زبردست دھماکا ہے جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بم پھٹنے سے ہوا۔ ایک آدمی ہلاک اور دو سخت زخمی ہوئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بم ایک مقامی آتشبازی وغیرہ بنانے کی فیکٹری میں پھٹا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے

بمبئی ۲۹ر جون۔ بمبئی گورنمنٹ نے اس امر کی اجازت دے دی ہے۔ کہ فری پریس کے منتظمین بیس ہزار روپیہ کی نئی ضمانت دے کر تازہ ڈکلریشن داخل کریں۔ گورنمنٹ کے حکم میں مرقوم تھا۔ کہ یہ تمام رقم ۲۸ر جون آدھی رات سے پہلے داخل کرائی جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چونکہ فری پریس مقررہ وقت تک اتنا زر ضمانت داخل نہیں کرا سکتا تھا۔ اس لئے وہ بند ہوگیا ہے۔ اور فری پریس جرنل کی اشاعت بھی رک گئی ہے۔ فری پریس کی پہلی بیس ہزار کی ضمانت زلزلہ کوئٹہ پر ایک مضمون چھپنے کے سلسلہ میں ضبط ہو چکی ہے

کلکتہ ۲۸ر جون۔ اخبار امرت بازار پترکا کا نامہ نگار سچیاداہ (کھلنا) سے لکھتا ہے۔ کہ چن کھولا سچیاداہ کھلنا کے ایک معزز مسلم خاندان نے جو آٹھ افراد پر مشتمل ہے ہندو دھرم اختیار کر لیا ہے۔ شدھی کی تقریب میں بہت سے ہندو شریک تھے۔ مسلمانوں کو اس طرف فوراً توجہ کرنی چاہئے

کراچی ۲۹ر جون۔ کسی شخص نے یونہی مشہور کر دیا۔ کہ ۲۰ر جون کو زلزلہ آئیگا اس سے سندھ بھر میں ہیجان پھیل گیا۔ لاڑکانہ، سکھر اور دیگر اضلاع کے اکثر قصبوں کے دیہاتی لوگ دیہات چھوڑ کر کھلے میدانوں میں سوئے۔ اور انہوں نے ساری رات دعائیں مانگنے اور عبادتیں کرنے میں گذاری بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بہت سے دیہاتیوں نے تونگوں سے اپنا روپیہ بھی نکلوا لیا۔ لیکن رات خیریت سے گذری۔ اور کسی قسم کا زلزلہ نہ آیا۔ کوئٹہ کے مہیب ناک زلزلہ سے لوگ کس قدر مرعوب ہو چکے ہیں۔

کلکتہ ۲۹ر جون ۵۸ نظر بندوں نے جن میں ایک لڑکی بھی شامل ہے۔ اس سال کلکتہ یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ کامیاب طلباء میں ایک لڑکی سرویتی چکرورتی بھی ہے جو فرانسیسی زبان کے امتحان میں اول ڈویژن میں پاس ہوئی۔

تھیاگلی ۲۹ر جون۔ کابل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ظاہر شاہ والئے افغانستان نے بیس قیدیوں کو جنہیں مذہبی جرائم کے سلسلہ میں سزائے قید دی گئی تھی۔ یوم میلاد النبی پر رہا کر دیا۔

ملتان ۲۹ر جون۔ وائسرائے کوئٹہ جاتے ہوئے ۳ر جولائی کو یہاں سے گذرینگے اور ذاتی طور پر ان انتظامات کا معائنہ کرینگے۔ جو زلزلہ زدگان کوئٹہ کو امداد دینے کے متعلق یہاں کئے گئے۔ معتبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ ان کی آمد چونکہ باضابطہ نہیں اس لئے انکے استقبال کے لئے کوئی خاص تیاریاں نہیں کی جائیں گی۔

بمبئی ۲۹ر جون۔ چکلا سٹریٹ میں ایک دوکان کو آگ لگ جانے کی وجہ سے ستر ہزار روپیہ کا نقصان ہوگیا۔

ولنگٹن ۲۹ر جون۔ دوسرے ٹیسٹ میچ میں ہندوستان کی ٹیم نے نیوزی لینڈ کی ٹیم کو ۳ اور دو گولوں کی نسبت سے شکست دے دی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ پہلے ٹیسٹ میچ میں بھی ہندوستان کی ٹیم ہی جیتی تھی:

بغداد ۲۹ر جون۔ عراق کے شیعوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور ضلع منتفک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔

شملہ ۲۸ر جون۔ قونصل جنرل جاپان متعینہ شملہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان کاٹن پیس گڈس امپورٹرز ایسوسی ایشن (ہندوستان) نے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے دس ہزار روپیہ دیا ہے۔

لنڈن ۲۸ر جون۔ گذشتہ رات لنڈن سے لورپول تک ایک ریل گاڑی چلائی گئی۔ جس نے ۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار اختیار کر کے تیز رفتاری کے گذشتہ ریکارڈ کو توڑ دیا۔

حیدر آباد دکن ۲۹ر جون۔ نواب سالار جنگ بہادر نے ڈاکٹر ہادی حسن پروفیسر فارسی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی درخواست منظور کرتے ہوئے دو سال کے لئے بیس بیس روپے ماہانہ کے دو وظائف علی گڑھ یونیورسٹی کی پی۔ ایچ۔ ڈی فارسی کلاس کے دو طلبہ کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں:

لاہور ۲۸ر جون۔ بہت سے گداگروں کو آج صبح سردار نریندر سنگھ صاحب سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ۷ نابینا مردوں اور ایک کمسن بچے کو بری کر دیا گیا۔ باقیوں میں سے کسی کو ۲ روپیہ اور کسی کو ۳ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ ایک دس سالہ لڑکا اور ۶ آدمی بوجہ عدم ادائیگی جرمانہ ۷ دن کیلئے جیل بھیجدیئے گئے۔ گرفتاری کے حالات یوں بیان کئے گئے ہیں۔ کہ انارکلی بازار میں فقیروں سے کسی شخص نے آکر کہا۔ کہ آج اس نے زردہ کی نیاز دینی ہے۔ اس خبر کو سنکر تقریباً تیس گداگر جمع ہوگئے۔ اور اس طرح انہیں انارکلی تھانہ میں لے جا کر گرفتار کر لیا گیا۔ جامہ تلاشی کے وقت مختلف گداگروں کے کپڑوں سے ۵ پیسہ سے لیکر بیس پچیس روپیہ تک برآمد ہوئے:

لاہور ۲۸ر جون پچھلے مہینے ضلع گوڑگاؤں کے بہت سے دیہات میں آتشزدگی کی وارداتیں ہوتی تھیں۔ پنجاب ریڈ کراس کے سکرٹری نے اس علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ آتشزدگی کی وارداتیں ۱۲ مختلف دیہات میں ۳۰ر اپریل اور ۱۶ر جون کے درمیان ہوئیں۔ تمام علاقہ میں نقصان کا اندازہ ایک لاکھ کے قریب لگایا گیا ہے۔

نینی تال ۲۸ر جون۔ ذمہ دار حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یو۔ پی گورنمنٹ سپیشل پاورز بل کی معیاد میں مزید تین سال کی توسیع کرنا چاہتی ہے۔ مگر اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی خاص فیصلہ نہیں ہوا۔

ناگپور کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے صوبجات متحدہ میں اصلاح دیہات کا کام کرنے کے لئے ۵ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

کوئٹہ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ اس وقت تک ریلوے کا سارا احاطہ صاف ہو چکا ہے۔ اور شہر کی حدود کے باہر کھدائی کا کام جاری ہے مکھیاں اتنی زیادہ پیدا ہو گئی ہیں۔ کہ آج سے پہلے اتنی تعداد میں نہیں دیکھی گئیں۔ شہر میں بدبو پھیلی ہوئی ہے۔ اور فوجی منہ پر نقاب لگا کر کام کرتے ہیں:

جموں ۲۷ر جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ جموں میں ریلوے جاری کرنے کی سکیم حکومت کے زیر غور ہے۔ دریائے چناب کے پل کی تعمیر کے بعد اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک بڑی بھاری فرم کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں سروے وغیرہ ہو رہی ہے:

لنڈن (بذریعہ ڈاک) رائٹ آنریبل سر شادی لال غالباً تعطیلوں کے موقعہ پر ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔ اگرچہ اکتوبر میں تعطیل ختم ہونے پر انہیں واپس آنا چاہئے لیکن غالباً وہ آخر دسمبر تک واپس نہ آ سکیں گے۔ اس قیاس کے کافی وجوہ موجود ہیں۔ کہ وہ پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی سے سبکدوش ہو جائینگے۔ کیونکہ ان کی صحت عموماً اچھی نہیں رہتی۔ اور انہیں اب کامل آرام کی ضرورت ہے

رنگون ۲۹ر جون۔ برما کونسل کا آئندہ اجلاس ۷ر اگست کو شروع ہوگا۔ کونسل کے ممبر مسٹر یو سو فان نے یہ بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ رنگون کے لئے اردو کی تعلیم لازمی قرار دی جائے:

تھیاگلی ۲۸ر جون۔ مالاکنڈ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ باجوڑ میں قبائلی جنگ کے باعث ۲۳ اشخاص ہلاک ہوگئے:

احمد آباد ۲۸ر جون۔ آج صبح دروازہ کولھاپور کے باہر خوفناک آگ لگ گئی۔ قریباً ایک درجن گودام جہاں اناج وغیرہ موجود تھا جل گئے۔ علاوہ ازیں اناج کا ایک کارخانہ بھی بالکل تباہ ہوگیا۔ آگ رات بھر لگی رہی۔ نقصان کا اندازہ ساٹھ ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آگ کا آغاز ایک صابن کے کارخانہ سے ہوا:

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی